انتقاد

انتقاد کے لئے کتاب کے
دو نسخے آنا ضروری ہے۔

تسخیرِ قمر اور قرآن مسمّٰی بہ اعجاز القرآن

(طبع اوّل۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

از مولانا مدرار اللہ مدرآر، مدیر اعلیٰ ہفت روزہ "نوائے ملت" مردان۔ قیمت ایک روپیہ پچھتر پیسے۔

یہ رسالہ ایک سو چوالیس صفحوں پر مشتمل صدر جمعیۃ علمائے اسلام ہوتی، مردان، مولانا مدرار اللہ کے قلم سے ترتیب پاکر ہفت روزہ 'ندائے ملت' کے دفتر سے شائع ہوا ہے' کاغذ نہایت معمولی طباعت گھٹیا، ظاہری شکل و شباہت 'اعجاز القرآن' کے شایان شان نہیں۔

جیساکہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے 'تسخیر قمر اور قرآن' اس کا موضوع ہے، یہ عجیب بات ہے کہ علماء کا ایک طبقہ اس بات کا مدعی ہے کہ اخباروں کا یہ بیان کہ امریکی انسان چاند پر پہنچ گئے محض لغو و سراسر جھوٹ ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے بدیہی واقعات کا انکار جہل و نادانی ہے، جس کی طرف دنیا کی توجہ منعطف نہیں ہوسکتی اور ایسی مہمل باتیں اہل علم کے شایان شان نہیں، ایسے ہی منکرین کے لئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے ' اور حق یہ ہے کہ بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ اس کی تالیف عمل میں آئی ہے۔

قرآن حکیم کی روشنی میں قمر کی تسخیر پر عالمانہ بحث اس کتابچہ کا مقصد ہے' اس میں چودہ ابواب ہیں آغاز کتاب میں اس بات کی تصریح کی گئی ہے کہ "قرآن حکیم علم و حکمت اور رشد و ہدایت کی ایک بے مثال کتاب الٰہی ہے، جو ساری دنیائے انسانیت کو مخاطب کئے ہوئے ہے، قرآن خالقِ کائنات کا کلام ہے' اس لئے کائنات کے تمام علوم اور حقائق اس کے اندر موجود ہیں' یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ اس کے مضامین اور علوم کی زد سے انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور کائنات کا کوئی مسئلہ باہر نہیں ہے اور اس کے ایک ایک جملے میں بے پناہ اسرارِ فطرت، علم و حکمت کے خزانے اور انسانی ارتقاء کے بے شمار رموز و اشارات موجود ہیں' ...... قرآن یوں تو اپنے مخاطبینِ اول عرب کے محاورے میں نازل ہوا ہے' لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن نے اپنے الفاظ میں ایسے اشارات بھی رکھے کہ زمانہ مابعد کی نسلیں اور ہر دور کے مخاطبین اپنی اپنی فہم و استعداد اور صلاحیتوں کے مطابق ان سے روشنی حاصل کرسکیں ؎

دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز :: چپہ چپہ پہ ہے یاں گوہرِ یکدانۂ خاک"

اسلامی منکرین جانتے ہیں کہ قرآن کی خدمت یہ نہیں ہے کہ اس کا تجرباتی علوم اور مشاہدات کے ساتھ تخالف ثابت کیا جائے ۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں تعلیم یافتہ طبقہ اسلامی تعلیمات کے بارے میں تردد بلکہ اس بدظنی میں مبتلا ہو جائے گا کہ نعوذ باللہ قرآن کی تعلیمات ناقص ہیں کہ وہ تجرباتی علوم اور مشاہدات سے ثابت شدہ حقائق کا انکار کرتی ہیں اور معاذ اللہ قرآن مجید موجودہ سائنسی اور ایٹمی دور میں بنی نوع انسان کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہے، حالانکہ اس کے برخلاف قرآن مجید کل انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کا صحیح معنوں میں علمبردار ہے"

اس تحریر سے مقصود صرف یہ ہے کہ لوگوں پر قرآن کی عظمت کو ظاہر کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ مدتوں علمی کاوشوں کوششوں اور تجربات کے بعد آج سائنس کائنات کے جن حقائق کی تہ تک پہنچی ہے قرآن پاک نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایک نبی امی محمد عربی فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ان حقائق کا انکشاف کیا تھا، سائنس آج اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ انسان کے لئے خلائی پرواز ممکن ہے اور اس کے ذریعے سیاروں تک پہنچ سکتا ہے لیکن قرآن کے لانے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سیاروں اور ستاروں سے بھی آگے ساتوں آسمانوں کی تمام بلندیوں کو پامال کرتے ہوئے اس مقام بلند پر پہنچے کہ انسان تو درکنار سائنس کے جملہ وسائل کے ہوتے ہوئے بھی ایک سائنسدان کا تصور بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ۔ سائنس نے اب یہ انکشاف کیا ہے کہ بعض سیاروں میں آثارِ حیات اور جاندار مخلوق موجود ہے اور اس کی پوری توثیق ابھی نہیں ہو سکی ہے، لیکن قرآن اٹھا دیکھئے تو اس میں دو مختلف مقامات پر دو آیتوں میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ آسمانوں میں جاندار مخلوق موجود ہے تفاسیر نے لکھا ہے کہ وہ مخلوق آسمانوں میں اسی طرح چلتی پھرتی ہے، جس طرح زمین پر انسان چلتے ہیں، آج اگر انسان نے سائنس کی مدد سے سیاروں تک پہنچ کر وہاں جاندار مخلوق کو دریافت کر لیا، تو اس سے قرآن پاک کی بتائی ہوئی حقیقت پر مہر تصدیق ثبت ہو جائیگی اور سائنس کی اس خدمت سے قرآن ہی کا اعجاز ثابت ہوگا {(۱) سورہ شوریٰ رکوع ۴ پارہ ۲۵ : ومن اٰیٰتہ خلق السمٰوٰت والارض ومابثّ فیھما من دابّۃ ، وھو علیٰ جمعھم اذا یشاء قدیر، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا پیدا کرنا ہے جن کو اس نے دونوں جگہ پھیلا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ جس وقت چاہے ان کے جمع کر لینے پر قادر ہے ۔ (۲) سورہ نحل پارہ ۱۴ وللّٰہ یسجد ما فی السمٰوٰت والارض من دابّۃ والملائکۃ وھم لا یستکبرون اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں وہ سارے دواب (حیوانات) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور فرشتے بھی اور وہ اپنی بڑائی نہیں کرتے }

کتاب کے بقیہ ابواب حسب ذیل ہیں جن کے عنوانات کتاب کے مضامین کی وضاحت کرتے ہیں :

(۱) باب اول : خلا اور آسمانوں کے وجود پر بحث،

(۲) باب دوم : فلک کی تعریف اور اس کی حقیقت،

(۳) باب سوم : تسخیر خلا اور تسخیر قمر کے شرعی امکانات،

(۴) باب چہارم : سورج اور چاند زمین و آسمان کے درمیان ہیں،

(۵) باب پنجم : تمام ستارے اور بروج زمین و آسمان کے درمیان ہیں،

(۶) باب ششم : سائنس کے انکشافات قرآن کی صداقت پر گواہ ہیں،

(۷) باب ہفتم : وجود باری تعالیٰ پر سائنسدانوں کا ایمان،

(۸) باب ہشتم : امریکہ نے چاند پر پہنچ کر انسانیت کی کون سی خدمت کی؟

(۹) باب نہم : ستاروں کے بارے میں سائنس کے انکشافات

(۱۰) باب دہم : ستاروں پر شرعی اور سیاسی نقطۂ نظر سے بحث

(۱۱) باب یازدہم : اللہ تعالیٰ کا لامحدود علم اور لامحدود کائنات

(۱۲) باب دوازدہم : آسمانوں میں چاند سورج کا وجود،

(۱۳) باب سیزدہم : چاند کی تسخیر مرزا صاحب کی نظر میں

(۱۴) باب چہاردہم : انسان کی نجات و فلاح اور قرآن دنیائے انسانیت کو دعوت فکر،

ان ابواب سے کتاب کی افادیت ظاہر ہے اور اسلامی تعلیمات کے بعض اجزاء کو عوام تک پہنچانے میں بے حد کارآمد ہے افسوس اس بات کا ہے کہ اس علمی کارنامے کو نہایت معمولی اور حد درجہ ادنیٰ شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو اچھی ترتیب اور اچھی طباعت کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا جائے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ چاؤ اور قدر کے ساتھ پڑھیں اور حظ اٹھائیں۔

اس رسالے کی تالیف و ترتیب میں قرآن پاک کی آیتوں کے علاوہ مختلف تفسیروں، اقوال صحابۂ کرام اور محدثین کی آراء سے خاطر خواہ استفادہ کیا گیا ہے ہمیں امید ہے کہ اس سے طلبہ اور اہل علم حضرات کے دینی علم میں معتد بہ اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف و ناشرین کو جزاء خیر دے اور دینی خدمت کی مزید توفیق عطا کرے۔ آمین

(محمد عقیل حسن معصومی)